ہوسکتی تھی اس لیے مقدمہ میں صفحہ ۱۲ پر اس سے معذرت کردی گئی تھی لیکن غلامانِ اسلام پر جن اربابِ علم نے تبصرہ کیا ہے یا اپنے ذاتی خطوط یا زبانی گفتگو میں اُس پر اظہارِ خیال کیا ہے۔ وہ سب اس پر متفق ہیں کہ ایک الگ جلد میں ان سلاطین کا ذکر ضرور ہونا چاہیے۔ ورنہ کتاب ادھوری رہیگی۔ ان بزرگوں اور دوستوں کی اس وقیع رائے کی بنا پر اب اس کام کو بھی شروع کردیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُس کے اتمام و تکمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ ہمیں اُمید ہے کہ ہمارے احباب اس اعلان کے بعد مطمئن ہو جائینگے۔

۲۳۔ فروری کو انجمن ترقی ادب دہلی کا دوسرا سالانہ اجلاس دہلی کے ٹاؤن ہال میں ہوا۔ یہ اجلاس تین نشستوں پر مشتمل تھا۔ پہلی نشست مقالات کی صدارت پروفیسر رشید احمد صاحب صدیقی (علیگ) نے کی۔ اس نشست میں متعدد ادبی اور علمی پُراز معلومات اور دلچسپ مقالات پڑھے گئے۔ مولانا حفظ الرحمٰن صاحب نے اس جلسہ میں جو مقالہ پڑھا تھا وہ بُرہان کی اس اشاعت میں ہدیۂ ناظرین ہے۔ دوسری نشست تقریروں کی تھی جس میں متعدد اربابِ علم و ادب نے حصّہ لیا۔ تیسری نشست مشاعرہ کی تھی جو سر رضا علی کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ مقام مسرت ہے کہ اجلاس کی تینوں نشستیں خاطر خواہ طریقہ پر کامیاب رہیں۔ اجتماع بھی بہت اُمید افزا تھا۔ جس میں ہر مذہب و ملت کے لوگ شریک تھے۔ اجلاس کی کامیابی کے لیے انجمن کے پرجوش و سرگرم سکرٹری ہمارے دوست مسٹر ہدایت الرحمٰن محسنی ایم اے، اُن کے رفیق شارق صاحب ایم۔ اے اور دوسرے کارکن لائق مبارکباد ہیں۔ اور ہم دعا کرتے ہیں کہ اُردو زبان و ادب کی خدمت کی راہ میں انجمن اپنے حوصلوں اور ارادوں کے مطابق زیادہ سے زیادہ ٹھوس اور مفید کام کرسکے۔